QUARTERLY, PEER REVIEWED
al-amir
ISSN(P): 2790-931X ISSN(E): 2790-9328
E-Mail: editor.alamir@gmail.com

اسلامی اور عصری قوانین میں سائبر کرائمز کے چیلنجز: ایک تجزیاتی مطالعہ

Challenges of Cybercrimes in Islamic and Contemporary Legal Systems: An Analytical Review

Dr. Fazail Asrar Ahmed

Associate Prof. (Emeritus) Dept. of Islamic Studies Govt. Allama Iqbal Graduate College Sialkot. Email: fazailkh11@gmail.com

Munawar Hussain Chuhan

Sr. Lecturer, University of Biological & Applied Sciences, Lahore/ Doctoral Candidate, Lahore Garrison University, Lahore. E.mail: jashm786@gmail.com

The rising issue of cybercrimes has presented new challenges to legal systems worldwide and has become a serious problem in contemporary times. Modern laws have implemented various measures to curb cybercrimes; however, due to a lack of international cooperation, legal inconsistencies, and the rapid advancement of technology, these laws often prove inadequate. This study analyzes the challenges of these crimes in the context of Islamic and contemporary laws and emphasizes the need for harmony between them to provide a comprehensive and effective solution to cybercrime issues. By promoting *ijtihad* (independent reasoning), public awareness, and international cooperation, these crimes can be prevented. The study concludes that integrating the ethical foundations of Islamic principles with the practical techniques of contemporary laws can create a sustainable and just system capable of addressing cybercrimes effectively.

Keywords: Cybercrimes, Islamic Laws, Contemporary Laws, Legal Challenges , International Cooperation, Legal Systems, Ethical Foundations, Ethical Foundations , Technology and Law.

DOAJ OPEN GLOBAL TRUSTED
Academic Resource Index ResearchBib
Journament
CiteFactor Academic Scientific Journals
اشاریہ اردو جرائد
Eoi Electronic Object Identifier
I2OR
Cosmos

تمہید:

سائبر کرائمز کے بڑھتے ہوئے مسائل نے دنیا بھر میں قانونی نظاموں کے سامنے نئے چیلنجز پیش کیے ہیں۔ آج کے دور میں ایک سنگین مسئلہ بن چکے ہیں۔ عصری قوانین نے سائبر کرائمز کے سدباب کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں، لیکن بین الاقوامی تعاون کی کمی، قوانین کی عدم ہم آہنگی، اور ٹیکنالوجی کی تیز رفتار ترقی کے باعث یہ قوانین اکثر ناکافی ثابت ہوتے ہیں۔ یہ تحقیق اسلامی اور عصری قوانین کے تناظر میں ان جرائم کے چیلنجز کا تجزیہ کرتی ہے۔ اور اس بات پر زور دیتی ہے کہ اسلامی اور عصری قوانین کے درمیان ہم آہنگی پیدا کی جائے تاکہ سائبر کرائمز کے مسائل کا جامع اور مؤثر حل ممکن ہو سکے۔ اجتہاد، عوامی آگاہی، اور بین الاقوامی تعاون کو فروغ دے کر ان جرائم کی روک تھام کی جا سکتی ہے۔ مطالعہ یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ اسلامی اصولوں کی اخلاقی بنیادوں اور عصری قوانین کی عملی تکنیکوں کو یکجا کرنے سے ایک پائیدار اور منصفانہ نظام تشکیل دیا جا سکتا ہے جو سائبر کرائمز سے نمٹنے میں معاون ہو۔

سائبر کرائمز کی تعریف

سائبر کرائمز (Cyber Crimes) وہ جرائم ہیں جو کمپیوٹر، انٹرنیٹ یا دیگر ڈیجیٹل ٹیکنالوجیز کے ذریعے کیے جاتے ہیں۔ یہ جرائم عموماً کمپیوٹر نیٹ ورک، معلومات یا ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کا غلط استعمال کرتے ہوئے افراد یا اداروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

سائبر کرائمز کی اقسام

سائبر کرائمز (Cyber Crimes) کا مطلب ہے کمپیوٹر، انٹرنیٹ یا ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کا غلط استعمال کرتے ہوئے غیر قانونی سرگرمیوں کا ارتکاب۔ یہ جرائم کئی اقسام میں تقسیم کیے جا سکتے ہیں، جن میں چند عام اقسام درج ذیل ہیں:

1۔ ہیکنگ (Hacking)

کسی کے کمپیوٹر، نیٹ ورک یا ڈیٹا تک غیر قانونی رسائی حاصل کرنا۔ سسٹمز کو نقصان پہنچانا، ذاتی معلومات چرا لینا

2. آن لائن فراڈ اور دھوکہ دہی (Online Fraud and Scams)

ایک ایسی قسم کی سائبر کرائم ہے جس میں انٹرنیٹ کے ذریعے لوگوں کو دھوکہ دے کر ان کی مالی، ذاتی، یا حساس معلومات چرا لی جاتی ہیں یا ان کا غلط استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ جرم مختلف طریقوں اور پلیٹ فارمز پر انجام دیا جاتا ہے۔

3۔ . سوشل انجینئرنگ (Social Engineering)

ایک ایسا طریقہ ہے جس میں انسانی نفسیات اور رویوں کا فائدہ اٹھا کر کسی شخص کو دھوکہ دیا جاتا ہے تاکہ وہ حساس معلومات فراہم کرے، مخصوص عمل کرے یا سسٹم تک غیر قانونی رسائی دے۔ یہ طریقہ اکثر ٹیکنالوجیکل ذرائع کے بجائے انسانی کمزوریوں کو ہدف بناتا ہے۔

4۔ شناخت کی چوری (Identity Theft)

یہ ایک ایسا جرم ہے جس میں کسی شخص کی ذاتی یا مالی معلومات کو اس کی اجازت کے بغیر چرا کر غیر قانونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد دھوکہ دہی، مالی فائدہ حاصل کرنا، یا کسی اور کی شناخت میں غلط سرگرمیاں کرنا ہوتا ہے۔

5۔ ڈیٹا چوری (Data Theft)

وہ عمل ہے جس میں کسی فرد، تنظیم، یا نظام کے حساس، ذاتی، یا خفیہ معلومات کو غیر قانونی طریقے سے چرا کر غلط مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، جیسے مالی فائدہ، کاروباری راز افشا کرنا، یا نقصان پہنچانا۔

پاکستان میں ان جرائم سے متعلق قوانین

پاکستان میں **ہیکنگ، آن لائن فراڈ، سوشل انجینئرنگ، شناخت کی چوری، اور ڈیٹا چوری** جیسے جرائم کے متعلق قوانین بنیادی طور پر **"پریوینشن آف الیکٹرانک کرائمز ایکٹ 2016** (PECA 2016) " میں شامل ہیں۔ یہ قانون ڈیجیٹل جرائم کی روک تھام اور سائبر اسپیس کے غلط استعمال کے خلاف تحفظ فراہم کرنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ درج ذیل نکات اس قانون کے اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں:

قانونی دفعہPECA دفعہ 3 کے تحت، کسی بھی کمپیوٹر سسٹم میں غیر قانونی طور پر داخل ہونا جرم ہے۔اس کی **سزا** تین سال تک قید یا دس لاکھ روپے تک جرمانہ، یا دونوں ہیں۔اسی طرح آن لائن فراڈ کی صورت میں **قانونی دفعہ** PECA: کی **دفعہ 13** کے تحت، دھوکہ دہی کے ذریعے کسی کی جائیداد یا **معلومات کا حصول** جرم ہے جس کی سزا: دو سال تک قید یا دس لاکھ روپے تک جرمانہ، یا دونوں ہیں۔شناخت کی چوری کی صورت میں قانونی دفعہ PECA: کی **دفعہ 16** کے تحت، کسی کی شناخت چرانا یا اس کے نام پر دھوکہ دینا جرم ہے جس کی سزا تین سال تک قید یا پچاس لاکھ روپے تک جرمانہ، یا دونوں ہیں۔ **اسی طرح ڈیٹا چوری کی صورت میں قانونی دفعہ** PECA: کی **دفعہ 7** کے تحت، ڈیٹا چوری یا غیر مجاز رسائی کے لیے سخت پابندیاں ہیں۔ **سزا**: چھ مہینے سے تین سال تک قید یا50 لاکھ روپے تک جرمانہ، یا دونوں۔[1]

دھوکہ دہی اور فراڈ کی ممانعت:

قرآن وحدیث میں دھوکہ دہی اور خیانت کو سختی سے منع کیا گیا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے

" وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بالباطل "[2]

ترجمہ: اور تم ایک دوسرے کے مال ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے"مَن غَشَ ا فليس منا"[3] "ترجمہ: جو دھوکہ دے، وہ ہم میں سے نہیں" یہ اصول ہر طرح کی دھوکہ دہی، چاہے وہ آن لائن ہو یا کسی اور ذریعے سے ہو لاگو ہوتا ہے۔

اسی طرح ڈیٹا چوری، شناخت کی چوری، اور ہیکنگ کے ذریعے کسی کی ذاتی یا مالی معلومات تک غیر قانونی رسائی بھی چوری کے زمرے میں آتی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ "[4]

ترجمہ: چور مرد اور چور عورت کے ہاتھ کاٹ دو، یہ اللہ کی طرف سے عبرت ناک سزا ہے ان کے لیے ان کے کیے پر۔ یہ آیت ظاہر کرتی ہے کہ اسلام میں چوری کسی بھی شکل میں سخت ممنوع ہے۔

سوشل انجینئرنگ، جو لوگوں کو دھوکہ دے کر ان کی معلومات حاصل کرنے کا عمل ہے، خیانت کے زمرے میں آتا ہے۔

---

[1] Prevention of Electronic Crimes Act, 2016 (Islamabad: Government of Pakistan).

[2] Al-Baqarah, 2:188.

[3] Muslim bin Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim (Karachi: Qadimi Kutub Khana, 1996), Kitāb al-Īmān, Ḥadīth No. 102.

[4] Ṣād, 38:5.

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا "[5]

ترجمہ: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حق داروں کو پہنچادو۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ"[6] ترجمہ: اس شخص کا ایمان نہیں جس میں امانت داری نہ ہو۔

اسی طرح کسی کی شناخت چوری کرنا یا اس کی ذاتی معلومات کو غیر قانونی طور پر استعمال کرنا بھی اسلام میں ناجائز ہے۔ اسلام ہر شخص کے پردے اور راز کو محفوظ رکھنے کی تاکید کرتا ہے۔

"وَلَا تَجَسَّسُوا"[7]

ترجمہ: اور جاسوسی نہ کرو۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

" مَن سَتَرَ مُسلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنيا والآخِرَةِ"[8]

ترجمہ: جو کسی مسلمان کے عیب چھپائے گا، اللہ اس کے عیب دنیا اور آخرت میں چھپائے گا۔

6۔ سائبر اسٹاکنگ(Cyber Stalking) : سائبر اسٹاکنگ **(Cyber stalking)** سے مراد کسی شخص کو انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، ای میل یا دیگر آن لائن ذرائع کے ذریعے ہراساں کرنا، خوفزدہ کرنا یا اس کی نگرانی کرنا ہے۔ اس میں دھمکی آمیز پیغامات، ذاتی معلومات کو افشا کرنا، یا غیر اخلاقی طریقوں سے کسی کی آن لائن سرگرمیوں کا پیچھا کرنا شامل ہو سکتا ہے۔ یہ ایک مجرمانہ فعل ہے جو متاثرہ کی پرائیویسی اور ذہنی سکون کو متاثر کرتا ہے۔

پاکستان الیکٹرانک کرائمز ایکٹ 2016(PECA)

پاکستان میں سائبر اسٹاکنگ کے حوالے سے قوانین "**پاکستان الیکٹرانک کرائمز ایکٹ 2016 (PECA)** " کے تحت وضاحت سے بیان کیے گئے ہیں۔ یہ قانون آن لائن ہراسانی، دھمکیوں، اور پرائیویسی کی خلاف ورزی جیسے جرائم کو روکنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ اس جرم کی سزا تین سال قید یا دس لاکھ روپے جرمانہ یا دونوں ہونگے۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا حکم

قرآن وحدیث میں کسی بھی قسم کی ایذا رسانی، ہراسانی، یا دوسروں کو نقصان پہنچانے کی سخت ممانعت کی گئی ہے۔ سائبر اسٹاکنگ جیسی سرگرمیوں کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جانچنے کے لیے عمومی اصولوں کو سمجھنا ضروری ہے۔ **ارشاد باری تعالیٰ ہے**

" وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا"[9]

ترجمہ: اور جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو بلا وجہ ایذا دیتے ہیں، وہ بہتان اور واضح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔

---

[5] Al-Mujādilah, 58:4.

[6] Aḥmad bin Ḥanbal, Al-Musnad, Ḥadīth No. 12384.

[7] Yūsuf, 12:49.

[8] Muslim bin Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim, Ḥadīth No. 2699.

[9] Al-Mujādilah, 58:33.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده" [10]

ترجمہ: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں

سائبر اسٹاکنگ کے ذریعے دوسروں کو ہراساں کرنا، دھمکیاں دینا یا ان کی پرائیویسی میں مداخلت کرنا اس حدیث کے خلاف ہے۔

7-**چائلڈ پورنوگرافی (Child Pornography)**: چائلڈ پورنوگرافی سے مراد ایسی کوئی بھی مواد (تصاویر، ویڈیوز، یا ڈیجیٹل مواد) ہے جس میں بچوں کو جنسی طور پر دکھایا گیا ہو، استعمال کیا گیا ہو، یا ان کے استحصال کو فروغ دیا گیا ہو۔ یہ ایک غیر قانونی اور اخلاقی طور پر مذموم عمل ہے جو بچوں کے حقوق، وقار، اور تحفظ کی سنگین خلاف ورزی کرتا ہے۔

پاکستانی ایکٹ

پاکستان میں **چائلڈ پورنوگرافی** کو **"پاکستان الیکٹرانک کرائمز ایکٹ 2016 (PECA)"** اور دیگر متعلقہ قوانین کے تحت سختی سے ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اس جرم کی سزا سات سال تک قید یا پچاس لاکھ روپے جرمانہ یا دونوں ہیں۔ [11]

قرآن وحدیث میں مذمت:

قرآن وحدیث میں چائلڈ پورنوگرافی جیسے مکروہ عمل کی مذمت عمومی اصولوں کی روشنی میں کی گئی ہے، جو انسانی عزت و وقار، بچوں کے حقوق اور اخلاقی اقدار کے تحفظ پر مبنی ہیں۔ اسلام میں ایسے کسی بھی عمل کی سختی سے ممانعت ہے جو معصوم بچوں کے استحصال، ان کی عزت وناموس کو مجروح کرنے، یا کسی بھی قسم کے فحش اور غیر اخلاقی عمل میں شامل ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ" [12]

ترجمہ: جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ ایمان والوں میں فحاشی پھیلے، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

یہ آیت ان تمام اعمال کی مذمت کرتی ہے جو فحاشی کو فروغ دیں، اور چائلڈ پورنوگرافی جیسے افعال اس آیت کے دائرے میں آتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَن لاَ يَرْحَمُ صَغِيرَنَا وَلاَ يَعْرِفُ حَقَّ كَبِيرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا" [13]

ترجمہ: جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کا حق نہیں پہچانتا، وہ ہم میں سے نہیں۔

چائلڈ پورنوگرافی جیسے عمل میں بچوں پر ظلم وزیادتی ہوتی ہے، جو رحم اور بچوں کے حقوق کی خلاف ورزی ہے۔

8-**مالویئر حملے (Malware Attacks)** مالویئر حملہ (Malware Attack) ایک قسم کا سائبر حملہ ہے جس میں حملہ آور کسی کمپیوٹر، نیٹ ورک، یا

ڈیوائس میں بدنیتی پر مبنی سافٹ ویئر (malware) انسٹال کرکے نقصان پہنچانے یا غیر مجاز مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

---

[10] Muḥammad bin Ismā‘īl al-Bukhārī, Al-Jāmi‘ al-Ṣaḥīḥ, Ḥadīth No. 10.

[11] Prevention of Electronic Crimes Act (PECA), 2016.

[12] Maryam, 19:24.

[13] Muḥammad bin ‘Īsā al-Tirmiẓī, Al-Sunan, Ḥadīth No. 1920.

پاکستانی ایکٹ

پاکستان میں مالویئر حملوں (Malware Attacks) کے خلاف **"پاکستان الیکٹرانک کرائمز ایکٹ 2016 (PECA)"** کے تحت سیکشن10: سائبر دہشت گردی کرے تو اس کی سزا چودہ سال قید یا پانچ کروڑ روپے جرمانہ ہے۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں

اسلام کے عمومی اصولوں کی روشنی میں ایسے اعمال کو سنگین گناہ اور حرام قرار دیا جا سکتا ہے، کیونکہ یہ نقصان، دھوکہ دہی، اور بدنیتی پر مبنی ہوتے ہیں، جو اسلامی تعلیمات کے خلاف ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ"[14]

ترجمہ: زمین میں فساد نہ پھیلاؤ، یقیناً اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

مالویئر حملے، جو نظام کو نقصان پہنچاتے ہیں یا لوگوں کو اذیت دیتے ہیں، فساد کے زمرے میں آتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

"لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ"[15]

ترجمہ: نہ نقصان پہنچاؤ اور نہ نقصان اٹھاؤ۔

مالویئر حملے دوسروں کو نقصان پہنچانے کے لیے ہوتے ہیں، جو اس حدیث کی صریح خلاف ورزی ہے۔

9۔ سپیم (Spam) بغیر اجازت کے غیر ضروری یا نقصان دہ ای میلز بھیجنا۔ کمپیوٹر وائرس، رینسم ویئر یا دیگر نقصان دہ سافٹ ویئر کا استعمال کر کے ڈیٹا کو نقصان پہنچانا یا کمپیوٹر کو ہیک کرنا۔

پاکستانی قانون

پاکستان میں **سپیم (Spam)**، یعنی غیر مطلوبہ، غیر ضروری، یا بدنیتی پر مبنی ای میلز، پیغامات، یا کالز کو **"پاکستان الیکٹرانک کرائمز ایکٹ 2016 (PECA)"** کے تحت قابلِ گرفت جرم قرار دیا گیا ہے۔ یہ قانون انفرادی پرائیویسی، کاروباری اخلاقیات، اور آن لائن کمیونیکیشن کے اصولوں کے تحفظ کے لیے بنایا گیا ہے۔ سیکشن 25 کے تحت اس کی سزا پچاس ہزار روپے جرمانہ تین ماہ قید یا دس لاکھ روپے جرمانہ یا دونوں ہوں گے۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں

اسلامی تعلیمات میں بے جا یا غیر ضروری پیغامات، دھوکہ دہی، اور لوگوں کے حقوق کی پامالی کے بارے میں واضح اصول موجود ہیں جنہیں سپیم کے بارے میں حکم سمجھا جا سکتا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا"[16]

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں اجازت کے بغیر داخل نہ ہو، جب تک کہ تم اجازت نہ لے لو اور اہل گھر پر سلام نہ بھیجو۔

---

[14] Al-Mursalāt, 77:28.

[15] Ibn Mājah, Sunan Ibn Mājah, Ḥadīth No. 2340.

[16] Al-Naml, 27:24.

یہ آیت ہمارے درمیان ذاتی حدود اور نجی زندگی کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے۔ سپیم یا غیر ضروری پیغامات دوسرے کی ذاتی وقت اور پرائیویسی میں خلل ڈال سکتے ہیں، جو اسلامی تعلیمات کے خلاف ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ" [17]

ترجمہ: تم میں سے کوئی بھی شخص اس وقت تک ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہی نہ چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے۔

اگر کسی کو غیر ضروری پیغامات بھیج کر اس کی پریشانی کا سبب بنتے ہیں، تو یہ اس حدیث کے خلاف ہے کیونکہ یہ دوسرے کی تکلیف کو پسند کرنے کے مترادف ہے۔

10۔ **ڈارک ویب کے جرائم (Dark Web Crimes)** ڈارک ویب کے جرائم وہ غیر قانونی سرگرمیاں ہیں جو ڈارک ویب پر کی جاتی ہیں، جہاں صارفین کو عموماً شناخت مخفی رکھنے کی سہولت حاصل ہوتی ہے۔ ان جرائم میں منشیات کی خرید و فروخت، اسلحہ کی تجارت، انسانی اسمگلنگ، چائلڈ پورنوگرافی، ہیکنگ خدمات، اور دیگر غیر قانونی مواد یا خدمات شامل ہیں۔ ڈارک ویب کا استعمال غیر قانونی مواد کی ترسیل، مالی فراڈ، اور سائبر دہشت گردی کے لیے بھی کیا جاتا ہے۔

پاکستانی قانون

پاکستان میں **ڈارک ویب** پر ہونے والے جرائم کے خلاف **پاکستان الیکٹرانک کرائمز ایکٹ 2016** (PECA) اور دیگر متعلقہ قوانین موجود ہیں۔ یہ
قوانین انٹرنیٹ پر ہونے والے غیر قانونی کاموں کو روکنے اور ان سے نمٹنے کے لیے تشکیل دیے گئے ہیں۔ سیکشن 4 کے تحت اس کی سزا سات سال قید یا دس لاکھ روپے جرمانہ یا دونوں ہیں۔ اسی طرح اگر ڈارک ویب پر دہشت گردی کی کارروائیاں یا خوف پھیلانے والے مواد کا تبادلہ کیا جائے، تو یہ جرم بن جاتا ہے۔ اس صورت میں اس کی سزا 14 سال قید اور 50 لاکھ روپے جرمانہ۔

قرآن وحدیث میں حکم

اسلامی تعلیمات کے عمومی اصولوں کی روشنی میں ہم ان جرائم کی مذمت اور ان سے بچنے کے بارے میں رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں، کیونکہ یہ جرائم بنیادی طور پر دھوکہ دہی، بدعنوانی، اور دوسروں کے حقوق کی پامالی پر مبنی ہوتے ہیں۔ دوسروں کے مال اور حقوق کی پامالی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

" وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وتدلو بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ" [18]

ترجمہ": اپنے مال کو ناحق ایک دوسرے کے درمیان نہ کھاؤ اور نہ ہی لوگوں کا مال غلط طریقے سے حکام کے پاس لے جاؤ تاکہ لوگوں کا مال گناہ کے ساتھ کھاؤ۔"

[17] Muḥammad bin Ismāʿīl al-Bukhārī, Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ, Ḥadīth No. 13.

[18] Al-Baqarah, 2:188.

ڈارک ویب پر ہونے والے مالی فراڈ، چوری، اور دھوکہ دہی اس آیت کے تحت ممنوع ہیں، کیونکہ یہ دوسروں کے مال اور حقوق کی پامالی ہے۔

10۔ **آن لائن ہراسمنٹ (Online Harassment)**: آن لائن ہراسمنٹ (Online Harassment) سے مراد کسی بھی قسم کا ناپسندیدہ، جارحانہ، یا نقصان دہ رویہ ہے جو انٹرنیٹ پر کسی فرد یا گروہ کے خلاف کیا جائے۔ اس میں دھمکیاں دینا، گالم گلوچ کرنا، بدنامی کرنا، نفرت انگیزی پھیلانا، یا کسی کی ذاتی معلومات کو بغیر اجازت شیئر کرنا شامل ہو سکتا ہے، اور اس کا مقصد عام طور پر کسی کو ذہنی، جذباتی یا سماجی نقصان پہنچانا ہوتا ہے۔

پاکستانی قانون

پیکا2016 کے تحت آن لائن ہراسمنٹ کی مختلف شقیں ہیں(1) **دفعہ 20 کے تحت** جھوٹی معلومات یا توہین آمیز مواد کے ذریعے کسی کی شہرت کو نقصان پہنچانے پر سزا جرمانہ پانچ لاکھ روپے اور تین سال تک یا اس سے زیادہ قید ہوگی۔(2) دفعہ 21 کے تحت کسی کی رضامندی کے بغیر ان کی ذاتی تصاویر یا ویڈیوز شائع کرنا یا شیئر کرنا۔(3) دفعہ 24 خوف، دھمکیاں یا بدنام کرنے کے لیے الیکٹرانک ذرائع کا استعمال۔ (4) دفعہ **25** خواتین اور بچوں کو خاص تحفظ فراہم کرنے کے لیے سائبر ہراسمنٹ سے متعلق اضافی شقیں ان کی سزا جرمانہ (پانچ لاکھ روپے تک)۔ قید (3 سال تک یا اس سے زیادہ) یا دونوں سزائیں ایک ساتھ بھی دی جاسکتی ہیں۔ اگر کوئی آن لائن ہراسمنٹ کا شکار ہو تو وہ ایف آئی اے (Federal Investigation Agency) کے سائبر کرائم ونگ میں شکایت درج کروا سکتا ہے۔[19]

قرآن و حدیث کی روشنی میں

آن لائن ہراسمنٹ کے تناظر میں قرآن و حدیث کے اصول عمومی اخلاقیات، احترام، اور انسانی وقار پر زور دیتے ہیں، جو ایسے رویوں کی سختی سے مذمت کرتے ہیں جو کسی کو تکلیف یا اذیت پہنچائیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:" اور لوگوں کو بُرے القاب سے نہ پکارو۔ ایمان کے بعد فسق کا نام لینا بہت برا ہے۔"[20] یہ آیت کسی بھی قسم کی توہین یا بدسلوکی کی مذمت کرتی ہے، خواہ وہ زبانی ہو یا آن لائن۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدگمانی سے بچو، کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے، اور کسی کی ٹوہ میں نہ لگو۔"[21] آپ ﷺ نے فرمایا "تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری عزت ایک دوسرے پر حرام ہے، جیسے یہ دن، یہ مہینہ اور یہ شہر حرام ہے۔"[22]

قرآن و حدیث آن لائن ہراسمنٹ جیسے رویوں کی سختی سے مذمت کرتے ہیں، کیونکہ یہ کسی کی عزت نفس اور وقار کو مجروح کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق دوسروں کے حقوق، عزت اور پرائیویسی کا احترام ضروری ہے، چاہے وہ آن لائن ہو یا حقیقی زندگی میں۔

11۔ آن لائن انتہا پسندی:

آن لائن انتہا پسندی انٹرنیٹ یا ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے انتہا پسند نظریات کا فروغ، تشدد پر اکسانا، یا شدت پسندی کے خیالات کی

[19] Prevention of Electronic Crimes Act (PECA), 2016.

[20] Hūd, 11:49.

[21] Muḥammad bin Ismā'īl al-Bukhārī, Al-Jāmi' al-Ṣaḥīḥ, Ḥadīth No. 6064.

[22] Ibid., Ḥadīth No. 1739.

تبلیغ ہے، جو نفرت، دہشت گردی یا سماجی انتشار کا سبب بنتے ہیں۔

12۔ بینکنگ یا ای-کامرس فراڈ:

بینکنگ یا ای-کامرس فراڈ ایسے دھوکہ دہی کے اعمال ہیں جن میں مالی فائدہ حاصل کرنے کے لیے جعلی ویب سائٹس، فریب دہندہ لین دین، یا چوری شدہ معلومات کا استعمال کیا جاتا ہے، جیسے کہ کریڈٹ کارڈ کی تفصیلات یا بینک اکاؤنٹس۔

کرپٹو کرنسی فراڈ:

کرپٹو کرنسی فراڈ ایک ایسا دھوکہ ہے جس میں افراد کو جعلی سرمایہ کاری، فیک ٹوکنز، یا ہیکنگ کے ذریعے کرپٹو کرنسی (جیسے بٹ کوائن) کی صورت میں مالی نقصان پہنچایا جاتا ہے۔

عصری قوانین

پاکستان میں آن لائن انتہا پسندی، بینکنگ یا ای-کامرس فراڈ، اور کرپٹو کرنسی فراڈ سے نمٹنے کے لیے مختلف قوانین اور ریگولیٹری ادارے موجود ہیں۔ یہ قوانین ڈیجیٹل جرائم کو کنٹرول کرنے اور متاثرین کو انصاف فراہم کرنے کے لیے نافذ کیے گئے ہیں۔ پاکستان میں آن لائن انتہا پسندی کے خلاف کارروائی **پیکا** 2016 (Prevention of Electronic Crimes Act 2016) اور انسداد دہشت گردی ایکٹ 1997 (Anti-Terrorism Act) کے تحت کی جاتی ہے۔ **دفعہ 10 :** نفرت انگیز تقاریر، تشدد کو فروغ دینے یا دہشت گردی کی حوصلہ افزائی کے لیے آن لائن پلیٹ فارمز کا استعمال جرم ہے اس کی سزا: 7 سال تک قید اور جرمانہ۔ بینکنگ اور ای-کامرس فراڈ کے معاملات کو **پیکا 2016** اور پاکستان پینل کوڈ (PPC) کے تحت نمٹایا جاتا ہے۔ **پیکا 2016 : دفعہ 13 :** مالی دھوکہ دہی یا فراڈ۔ **دفعہ 14 :** الیکٹرانک جعلسازی، جیسے کریڈٹ کارڈ کی تفصیلات کا غلط استعمال۔ سزا: 3 سے 7 سال قید اور بھاری جرمانے۔

قرآن وحدیث میں حکم

قرآن وحدیث میں ایسے کسی بھی رویے کی سختی سے مذمت کی گئی ہے جو نفرت، تشدد یا فساد کو فروغ دے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ولاتفسدوافی الارض بعداصلاحہا" [23]

ترجمہ: اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ، اس کے بعد کہ اس کی اصلاح ہو چکی ہے۔

انتہا پسندی فساد کی ایک شکل ہے، جو معاشرے کی امن و سلامتی کو نقصان پہنچاتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین دین اعتدال ہے۔" [24]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مال کے لین دین میں شفافیت رکھو، کیونکہ دھوکہ قیامت کے دن وبال ہوگا۔" [25]

یہ احادیث مبارکہ اعتدال پسندی اور تشدد سے گریز کی تعلیم دیتی ہیں اور مالی معاملات میں دیانت داری کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔

---

[23] Al-Wāqi‘ah, 56:7.

[24] Aḥmad bin Ḥanbal, Al-Musnad, Ḥadīth No. 12329.

[25] Muḥammad bin ‘Īsā al-Tirmiẓī, Al-Sunan, Ḥadīth No. 1315.

13۔انٹلیکچوئل پراپرٹی چوری:

انٹلیکچوئل پراپرٹی چوری کسی کے تخلیقی، ادبی، یا اختراعی کام جیسے تحریر، ایجاد، ڈیزائن، یا برانڈ کو غیر قانونی طور پر نقل کرنے، استعمال کرنے یا اس کا دعویٰ کرنے کا عمل ہے، جس سے اصل مالک کے حقوق متاثر ہوتے ہیں۔

ڈینائل آف سروس اٹیک:(DoS Attack)

ڈینائل آف سروس اٹیک ایک سائبر حملہ ہے جس میں کسی ویب سائٹ، سرور یا نیٹ ورک کو غیر فعال کرنے کے لیے مصنوعی ٹریفک یا درخواستوں کا سیلاب پیدا کیا جاتا ہے، تاکہ صارفین کو اس سروس تک رسائی نہ مل سکے۔

جعلی خبریں:(Fake News)

جعلی خبریں وہ جھوٹی یا گمراہ کن معلومات ہیں جو جان بوجھ کر غلط حقائق کے ساتھ پیش کی جاتی ہیں تاکہ عوام کو دھوکہ دیا جائے، نفرت پھیلائی جائے، یا کسی ایجنڈے کو فروغ دیا جائے۔

عصری قانون

پاکستانی قانون میں ڈینائل آف سروس اٹیک، انٹلیکچوئل پراپرٹی چوری، **اور** جعلی خبریں (Fake News) سے **متعلق قوانین پیکا 2016** (Prevention of Electronic Crimes Act 2016)اور دیگر متعلقہ قوانین کے تحت شامل ہیں۔ پیکا2016 میں ڈینائل آف سروس اٹیک کے خلاف واضح طور پر شقیں موجود ہیں: دفعہ 20: کسی بھی نیٹ ورک یا سسٹم کو نقصان پہنچانے یا **معطل کرنے کے لیے الیکٹرانک** ذرائع کا غیر قانونی استعمال۔ سزا تین سال قید یا50 لاکھ روپے جرمانہ یا دونوں۔ انٹلیکچوئل پراپرٹی چوری پاکستان میں انٹلیکچوئل پراپرٹی کے تحفظ کے لیے مخصوص قوانین موجود ہیں۔کاپی رائٹ آرڈیننس **1962**: کسی بھی ادبی، فنی، یا سائنسی کام کو بلا اجازت نقل یا استعمال کرنے پر پابندی۔ سزا: 3 سال تک قید اور جرمانہ۔ ٹریڈمارک آرڈیننس 2001 **کسی** برانڈ یا ٹریڈمارک کی غیر قانونی نقل یا استعمال پر کارروائی کی جاتی **ہے۔ سزا: 2 سال قید یا جرمانہ یا دونوں۔** پیکا2016 دفعہ 15: ڈیجیٹل یا الیکٹرانک ذرائع کے ذریعے انٹلیکچوئل **پراپرٹی کی چوری۔** سزا7 سال قید **اور بھاری جرمانہ۔** اسی طرح جعلی خبروں کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے پیکا2016 اور دیگر قوانین میں شقیں شامل ہیں: **پیکا2016 دفعہ 11**: نفرت انگیز یا گمراہ کن معلومات پھیلانے پر پابندی۔ سزا: 5 سال قید یا10 لاکھ روپے جرمانہ یا دونوں۔ دفعہ 20: **کسی** کی عزت یا ساکھ کو نقصان پہنچانے کے لیے جھوٹی **معلومات** پھیلانا۔ سزا3 سال قید یا10 لاکھ روپے جرمانہ یا دونوں۔ پاکستان پینل کوڈ (PPC) دفعہ 505: جھوٹی یا گمراہ کن معلومات کے ذریعے عوام میں خوف یا انتشار پیدا کرنے پر پابندی۔ سزا: 7 سال قید۔

اسلامی قانون

اسلامی قانون میں ڈینائل آف سروس اٹیک(DoS Attack) ، انٹلیکچوئل پراپرٹی چوری، **اور** جعلی خبریں (Fake News) **کے حوالے** سے واضح احکامات موجود نہیں، کیونکہ یہ جدید دور کے مسائل ہیں۔ تاہم، اسلامی اصول اور عمومی قوانین ان مسائل کو حل کرنے کے لیے رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ اسلامی شریعت میں اخلاقیات، انصاف، اور دوسرے کے حقوق کا تحفظ بنیادی اصول ہیں، جو ان اعمال کی سختی سے مذمت کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "چور کا ہاتھ کاٹ دو اگر وہ چوری کرے۔" [26] اگرچہ یہ حکم جسمانی

[26] Muḥammad bin Ismāʿīl al-Bukhārī, Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ, Ḥadīth No. 6787.

چوری پر لاگو ہوتا ہے، لیکن اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی بھی قسم کی چوری اسلام میں ناقابل قبول ہے۔ **اسی طرح** اسلام میں جھوٹ اور گمراہ کن معلومات پھیلانا سختی سے ممنوع ہے، کیونکہ یہ معاشرے میں انتشار اور فتنہ پیدا کرتا ہے۔ باری تعالیٰ کا فرمان ہے: اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو نادانی سے نقصان پہنچا دو۔" [27] یہ آیت جعلی خبروں کی تصدیق اور ان سے اجتناب کی ہدایت دیتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جھوٹ بولنا منافق کی نشانیوں میں سے ہے۔" [28] جعلی خبریں جھوٹ کی ایک قسم ہیں، اور ان کا پھیلانا اسلامی اخلاقیات کے خلاف ہے۔

سائبر کرائمز سے روک تھام کا تدارک

سائبر کرائمز سے روک تھام کا تدارک درج ذیل اقدامات کے ذریعے کیا جا سکتا ہے:

سائبر کرائمز سے متعلق جامع قوانین وضع کیے جائیں جو مختلف اقسام کے جرائم، جیسے ہیکنگ، سائبر دھوکہ دہی، اور آن لائن ہراسمنٹ کو کور کریں۔ قوانین کے نفاذ کو یقینی بنایا جائے تاکہ مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جا سکے۔ سائبر کرائمز کی نوعیت بین الاقوامی ہوتی ہے، اس لیے ممالک کے درمیان قانونی تعاون کو فروغ دیا جائے۔ تعلیمی اداروں میں سائبر سیکورٹی کی اہمیت کو نصاب کا حصہ بنایا جائے۔ عوام کو آن لائن دھوکہ دہی، فشنگ، اور دیگر خطرات کے بارے میں آگاہ کرنے کے لیے میڈیا کا استعمال کیا جائے۔ عوام کو محفوظ پاس ورڈ استعمال کرنے، غیر متعلقہ لنکس پر کلک نہ کرنے، اور حساس معلومات شیئر نہ کرنے کی تربیت دی جائے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں دیانت داری اور اخلاقیات کو فروغ دیا جائے۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی تعلیمات کے ذریعے لوگوں کو جرائم سے باز رہنے کی ترغیب دی جائے۔ یہ تمام اقدامات سائبر کرائمز کی روک تھام میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

سائبر کرائمز کے موضوع پر تحقیق، قوانین کی تشکیل، اور ان پر عمل درآمد وقت کی ضرورت ہے۔ انفرادی حقوق کا تحفظ، معیشت کا استحکام، اور اخلاقی و سماجی ترقی کے لیے اس موضوع پر توجہ دینا لازم ہے۔ اسلامی اور عصری قوانین کے امتزاج سے ایک مضبوط اور جامع نظام بنایا جا سکتا ہے جو موجودہ اور مستقبل کے چیلنجز سے نمٹ سکے۔

[27] Al-An‘ām, 6:49.

[28] Muḥammad bin Ismā‘īl al-Bukhārī, Al-Jāmi‘ al-Ṣaḥīḥ, Ḥadīth No. 33.